وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

مَعْرِفَۃُ التَّجْوِیْد

مع حاشیہ

جَامِعُ التَّجْوِیْد

ماتن:۔ مجود اعظم عمدۃ القراء حضرت قاری مقری ابن ضیاء محب الدین احمد الہ آبادیؒ

محشی:۔ استاذ القراء حضرت قاری احمد جمال صاحب مظاہری حنفی سابق شیخ التجوید [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ورتل القرآن ترتیلا (المزمل)

معرفۃ التجوید

مع حاشیہ

جامع التجوید

مصنف

مجوّدِ اعظم مخدوم القراءت حضرت قاری مقری ابن ضیاء محب الدین احمد [illegible] الہ آبادی

محشی: استاذ القراءت حضرت قاری احمد جمال صاحب [illegible] تلمیذ شیخ التجوید [illegible]

ناشر

فاروقیہ بکڈپو

۴۲۲ / مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

کتابت: محمد شفیق حنیف، فاروقیہ بکڈپو دہلی

تقریظ جلیل

استاذ العلماء حضرت علامہ الحاج **محمد مبین الدین** صاحب علیہ الرحمہ رضوی امروہوی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ
مراد آباد (یوپی)

۷۸۶
۹۲

مَعْرِفَۃُ التَّجْوِیْد کا حاشیہ **جَامِعُ التَّجْوِیْد** اکثر جگہ سے میں نے پڑھا، بہت پسند آیا، طبیعت خوش ہوئی، عزیزم قاری **احمد جمال** صاحب نے بہت خوبی سے اسے جمع فرمایا ہے، ابتدائی متعلم کا خاص لحاظ رکھا ہے۔ آسان وسلیس عبارت میں مطالب کو سمجھایا ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ عزوجل اسے مقبول انام فرمائے اور اہل علم کو اس سے مستفید ومستفیض بنائے، مصنف کو مزید توفیق دے اور بہتر صلہ عطا فرمائے، علم وعمل اور عمر میں برکت مرحمت فرمائے۔

دعاگو
مبین الدین امروہوی
۳/۸/۱۴۰۲ھ پنجشنبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نوٹ :۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ طلباء کو مندرجہ ذیل قواعد زبانی یاد کرائیں اس کے بعد حاشیہ کی طرف توجہ دلائیں تاکہ طلباء کو ضیاء القرآت سمجھنے میں وقت نہ ہو۔

❶ قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے[1] اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ پڑھنا[2] چاہیئے، چاہے[3] کسی سورت سے پڑھے یا درمیان سورت سے شروع کرے۔

❷ سورہ توبہ[4] کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ضرور[5] پڑھنا چاہیئے خواہ[6] شروع قرأت ہو یا درمیان قرأت ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تعریفِ ترتیل

حروف کو صحیح مخارج وصفات کے ساتھ ادا کرنا نیز محل وقف وکیفیت وقف کی رعایت کرنا۔

[1] استعاذہ کے یہ الفاظ پسندیدہ ہیں، اس کے علاوہ اور طریقے بھی ہیں (کمی وزیادتی کے ساتھ) کیونکہ قرآن شریف میں حکم استعاذہ تو آیا ہے مگر الفاظ استعاذہ نہیں آئے کہ اس طرح پناہ مانگنی چاہیئے۔

[2] استعاذہ کا پڑھنا ہمارے نزدیک سنتِ مستحب ہے۔

[3] کیونکہ استعاذہ کا محل ابتدا قرأت ہے، سورت کا شروع ہو یا نہ ہو۔

[4] اس لئے کہ تسمیہ آیت رحمت ہے اور سورہ توبہ کی ابتدا آیت غضب ہے چنانچہ علامہ شاطبی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب شاطبیہ میں تحریر فرمایا ہے۔

وَمَهۡمَا تَصِلۡهَا اَوۡ بَدَاۡتَ بَرَاۡءَةً ❊ لِتَنۡزِيۡلِهَا بِالسَّيۡفِ لَسۡتَ مُبَسۡمِلَا

دوسری وجہ یہ ہے کہ تسمیہ سورۂ توبہ کے شروع میں مرسوم ہی نہیں ہے۔

[5] اس لئے کہ ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ مرسوم ہے۔

[6] کیونکہ تسمیہ کا محل ابتدا سورت ہے، قرأت کی ابتدا ہو یا نہ ہو۔

۳ شروع قرأت شروع سورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ کو وصل اور فصل کے اعتبار سے جس طرح[1] چاہے پڑھے۔

۴ شروع قرأت درمیان سورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ کو کلام پاک سے فصل کرکے پڑھے۔

۵ درمیان قرأت شروع سورت میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنے کی تین[2] صورتیں ہیں وصلِ کل، فصلِ کل، فصلِ اول[3] وصلِ ثانی۔

فائدہ:- جس جگہ سے حرف[4] نکلتا ہے اسے مخرج کہتے ہیں اور جس انداز سے حرف ادا ہوتا ہے اس کو "صفت" کہتے ہیں۔ مخرج اور صفت کے ساتھ حرف ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں اور تجوید کے خلاف ہو تو اسے

---

[1] چار وجہیں نکلتی ہیں اور چاروں جائز ہیں۔ وصلِ کل، فصلِ کل، وصلِ اول فصلِ ثانی، فصلِ اول وصلِ ثانی

[2] درمیان سورت میں بسم اللہ پڑھنا برکۃً جائز ہے اور نہ پڑھنا غیر محل ہونے کی وجہ سے۔ بسملہ پڑھنے کی صورت میں اس میں بھی چار وجہیں نکلتی ہیں مگر دو جائز اور دو غیر جائز، فصلِ کل، وصلِ اول فصلِ ثانی جائز۔ وصلِ کل، فصلِ اول وصلِ ثانی غیر جائز، اس لئے کہ بسملہ کا محل ہی نہیں ہے۔ بسملہ نہ پڑھنے کی صورت میں استعاذہ کا وصل بھی جائز ہے بشرطیکہ شروع میں اللہ کا نام یا متعلق نام یا ضمیر یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پہلے

[3] اس میں بھی چار وجہیں نکلتی ہیں، یہ تینوں وجہیں تو جائز ہیں جو متن میں تحریر ہیں، چوتھی وجہ غیر جائز ہے۔ وصلِ اول، فصلِ ثانی، اس لئے کہ بسملہ کا تعلق شروع سورت سے ہے یہاں آخر سورت سے تعلق ہو جائے گا۔

[4] جو انسان کے منہ سے کسی مخرج محقق یا مقدر پر ٹھہرتے ہوئے خاص کیفیت کے ساتھ نکلے وہ حرف ہے حرف کی دو قسمیں ہیں حرفِ اصلی، حرفِ فرعی۔ حرفِ اصلی اس کو کہتے ہیں جس کا مخرج معین اور مستقل ہو، یہ انتیس حروف ہیں (الف سے یا تک)، حرفِ فرعی اس کو کہتے ہیں جس کا مخرج معین نہ ہو بلکہ دو مخرجوں کے درمیان سے نکلتا ہو یا صفت اصلی سے نکل گیا ہو۔ حرفِ فرعی سات ہیں الف ممالہ، ہمزۂ مسہلہ، حرفِ مخفیہ، الف لام اور واؤ مفخمہ، راء مفخمہ میں اختلاف ہے، بعض اصلی کے قائل ہیں بعض فرعی کے، بہرحال یا تو مرققہ فرعی ہے یا مفخمہ، دونوں میں ایک ضرور فرعی ہے۔ یعنی مخرج کی دو قسمیں ہیں محقق، مقدر، حرف کی آواز مخرج پر ٹھہر جائے تو اسے محقق کہتے ہیں اور حرف کی آواز مخرج سے نکل کر سانس پر ٹھہر جائے تو اسے مقدر کہتے ہیں۔

لحن[1] کہتے ہیں۔

حروفِ اصلیہ کے مخارج[2] حسبِ ذیل ہیں

(۱) شروع حلق سے ہمزہ، ھاء، درمیان حلق سے عین، حاء، آخر حلق سے غین، خاء ادا ہوتا ہے۔

(۲) جڑ زبان تالو سے مل کر قاف ادا ہوتا ہے اور اسکے بعد ہی کاف ادا ہوتا ہے۔

(۳) بیچ زبان تالو سے مل کر جیم، شین، یاء (غیر مدہ) ادا ہوتی ہے۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ کا) [6] صفت کی دو قسمیں ہیں لازمہ، عارضہ۔ لازمہ جو ہر حال میں پائی جاتی ہے وہ سترہ ہیں۔ لازمہ کی دو قسمیں ہیں باعتبار تقابل متضادہ، غیر متضادہ۔ متضادہ جس کی ضد دوسری صفت ہو، وہ دس ہیں، پانچ صفتیں پانچ کی ضد ہیں، ہمس اسکی ضد جہر، شدت اسکی ضد رخوہ (ایک ان دونوں کے درمیان میں بھی ہے جس کو توسط کہتے ہیں)، استفال اسکی ضد استعلاء، اطباق اسکی ضد انفتاح، اذلاق اسکی ضد اصمات۔ غیر متضادہ: جس کی ضد دوسری صفت نہ ہو وہ سات ہیں، صفیر، تفشی، استطالت، تکریر، قلقلہ، لین، انحراف۔ عارضہ: اسکو کہتے ہیں جو کبھی کسی صفت کی وجہ سے پائی جائے جیسے پُر ہونا بوجہ استعلاء، باریک ہونا بوجہ استفال، یا کسی حرف کے ملنے کی وجہ سے پائی جائے جیسے اخفاء، ادغام وغیرہ کا ہونا۔

[7] ترتیل کا پہلا جزء ہے، دوسرا جزء وقف ہے۔ تجوید کے جز دو چیزیں ہیں مخرج، صفت۔

---

[1] لحن کی دو قسمیں ہیں، جلی و خفی۔ لحن جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں مثلاً حرف و حرکت کا بدل جانا، پڑھنا سننا دونوں حرام۔ لحن خفی چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں مثلاً صفات عارضہ و غیر ممیزہ کا ادا نہ کرنا، پڑھنا سننا دونوں مکروہ۔

[2] علامہ خلیل کے نزدیک سترہ مخارج ہیں، سیبویہ کے نزدیک سولہ، فراء کے نزدیک چودہ، مگر اکثر محققین نے علامہ خلیل کے مذہب کو اختیار کیا ہے۔ معرفۃ التجوید میں علامہ خلیل ہی کے مذہب کو بیان کیا گیا ہے مگر اسمیں سولہ ہی مخارج بیان کئے گئے ہیں کیونکہ حرف غنہ کو فرعی ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔

اصول مخارج یہ ہیں: حلق، لسان، شفتین، حلق میں تین مخارج ہیں، لسان میں دس، شفتین میں دو کل پندرہ ہوئے، سولہواں مخرج جوف ہے یہاں سے حروف مدہ نکلتے ہیں۔

④ کنارۂ زبان ڈاڑھ سے مل کر ضاد ادا ہوتا ہے۔

⑤ کنارۂ زبان مسوڑھے سے مل کر لام ادا ہوتا ہے۔

⑥ سرا زبان تالو سے مل کر نون ادا ہوتا ہے۔

⑦ پشت زبان قریب سرا زبان تالو سے مل کر رَا، ادا ہوتی ہے۔

⑧ سرا زبان اوپر کے سامنے والے دانتوں کی جڑ سے تا، دال، طا، ادا ہوتے ہیں اور انہیں دانتوں کا سرا اور سرا زبان مل کر ثا، ذال، ظا، ادا ہوتے ہیں۔

⑨ نوک زبان اوپر نیچے کے دانتوں سے مل کر زا، سین، صاد ادا ہوتے ہیں۔

⑩ اوپر کے دانتوں کا کنارہ نیچے کے ہونٹ[3] سے مل کر فا، ادا ہوتا ہے۔

⑪ دونوں ہونٹ سے مل کر با، میم[1] اور کچھ کھلا رہ کر واؤ (غیر مدہ) ادا ہوتا ہے۔

⑫ حلق کی خالی جگہ سے الف[2] اور بیچ زبان تالو کی خالی جگہ سے یا مدہ اور ہونٹ کی خالی جگہ سے واؤ مدہ ادا ہوتا ہے۔

فائدہ: جو حرف ایک دوسرے کے مشابہ ہیں وہ کسی نہ کسی صفت سے ضرور

---

[1] لیکن با میں دونوں ہونٹ کی تری اور میم میں دونوں ہونٹ کی خشکی ملتی ہے۔

[2] جس جگہ سے ہمزہ ادا ہوتا ہے اسی کی خالی جگہ سے الف اور جس جگہ سے یا غیر مدہ ادا ہوتی ہے اسی کی خالی جگہ سے یا مدہ اور جس جگہ سے واؤ غیر مدہ ادا ہوتا ہے اسی کی خالی جگہ سے واؤ مدہ ادا ہوتا ہے۔

[3] ہونٹ کی تری سے ۱۲ جمال القادری

پہچانے جائیں گے ایسی صفت کو صفتِ ممیزہ[1] کہتے ہیں، پس صاد، طا، ظا اور قاف میں صفتِ ممیزہ پُر ہے اور ثا، ذال میں نرمی والی صفتِ ممیزہ ہے اور ضاد کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں کسی قدر دراز[2] ہوتی ہے یہ صفت ظا میں نہیں ہے۔

⑥ را[3] پر زبر یا پیش ہو تو ہمیشہ پُر ہوگی جیسے رَحْمَةٌ رُزِقُوْا وغیرہ۔

⑦ را[4] ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو را پُر ہوگی جیسے بَرْقٌ يُرْزَقُوْنَ وغیرہ۔

⑧ را ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس کے بعد کوئی پُر حرف اسی کلمہ[5] میں ہو تو را پُر ہوگی جیسے فِرْقَةٌ لیکن فِرْقٍ میں پُر اور باریک[6] دونوں جائز ہے۔

⑨ را ساکن سے پہلے زیر عارضی[7] ہو تو را پُر ہوگی جیسے اِرْجِعُوْا وغیرہ۔

⑩ را ساکن سے پہلے زیر کسی دوسرے[8] کلمہ میں ہو تو را پُر ہوگی جیسے الَّذِی ارْتَضٰی وغیرہ

---

[1] یہ صفت لازمہ کی قسموں میں سے ہے باعتبار تمایز دوسری قسم صفت غیر ممیزہ ہے صفت غیر ممیزہ اسکو کہتے ہیں کہ ایک حرف کو دوسرے حرف سے تمیز نہ ہو جیسے صاد وغیرہ میں صفت اطباق ادا نہ کی جائے۔

[2] ضاد اور ظا میں یہ فرق ہے کہ ضاد کو ظا کے ساتھ مشابہت ہے مگر عینیت نہیں، ضاد تمام حرفوں میں مشکل حرف مانا گیا ہے جس کی ادائیگی بہت دشوار ہے لہٰذا اس کو کسی اچھے مقری سے مشق کرکے درست کرلینا چاہیے تاکہ ضاد اور ظا میں امتیازی فرق حاصل ہوجائے۔

[3] اگر زیر ہو تو را باریک ہوگی جیسے رِضْوَانًا وغیرہ۔

[4] اگر زیر اصلی متصل ہو اور کوئی حرف پُر اس کلمہ میں نہ ہو تو را باریک ہوگی جیسے فِرْدَوْسٌ وغیرہ۔

[5] اگر دوسرے کلمہ میں ہو تو را باریک ہوگی جیسے اَنْذِرْ قَوْمَكَ وغیرہ۔

[6] قاف کا اعتبار کرکے پُر اور بین الکسرتین کی بنا پر باریک (یعنی دو زیر کے درمیان را کے واقع ہونے کی وجہ سے)

[7] جو زیر کسی وجہ سے آیا ہو (یہ زیر حرف ساکن کی ادائیگی کے لئے آتا ہے)

[8] چاہے زیر اصلی ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنَ وغیرہ یا عارضی ہو جیسے اِنِ ارْتَبْتُمْ وغیرہ۔

⑪ رامشدّد[1] پرزبر یا پیش ہو تو را پُر ہوگی جیسے لٰکِنَّ الْبِرَّ وَلَیْسَ الْبِرَّ۔

⑫ جو را متحرک یا مشدّدہ[2] بوجہ وقف ساکن ہو وہ را ساکنہ کے حکم[3] میں ہے۔

⑬ الف اور واؤ مدہ سے پہلے کوئی پُر حرف[4] ہو تو یہ دونوں بھی پُر ہوں[5] گے جیسے قَالَ وَ قُوْلُوْا وغیرہ۔

⑭ لفظ اللّٰہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لام اللّٰہ ہمیشہ[6] پُر ہوگا جیسے اَللّٰھُمَّ وغیرہ۔

⑮ حرفِ[7] مد کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہو تو مد متصل کہتے ہیں جیسے سَوَآءٌ وغیرہ۔

⑯ حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مد منفصل کہتے ہیں جیسے بِمَآ اُنْذِرُ وغیرہ۔

---

[1] زیر ہو تو را باریک ہوگی جیسے بِالْبِرِّ۔ [2] یعنی حرکت والی را، یا تشدید والی را۔

[3] اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ماقبل زبر یا پیش ہو تو را پُر ہوگی جیسے اَکْبَرْ، اَلتَّکَاثُرْ اور مُسْتَقَرٌّ وغیرہ۔ اگر زیر ہو تو را باریک ہوگی جیسے اَلْمَقَابِرْ، مُسْتَمِرٌّ وغیرہ۔

[4] حرف یہ ہیں خاء، صاد، ضاد، طاء، ظاء، غین، قاف، اور راء۔

[5] اگر پُر حرف نہ ہوں تو باریک ہوں گے جیسے کَانَ وَکُوْنُوْا وغیرہ۔

[6] دونوں لام پُر ہوں گے۔ اگر زیر ہو تو دونوں لام باریک ہوں گے جیسے بِاللّٰہِ وغیرہ

[7] مد کی دو قسمیں ہیں، مدِ اصلی، مدِ فرعی۔ حرفِ مد کے بعد ہمزہ یا سکون نہ ہو تو اسکو مدِ اصلی کہتے ہیں اسکی مقدار حرکت کی دو گنی ہے۔ اگر ہمزہ یا سکون ہو تو اسکو مدِ فرعی کہتے ہیں اس کی مقدار یہ ہے کہ حرفِ مد کو اصلی مقدار سے روایت کے موافق بڑھانا۔ مد کی چھ قسمیں ہیں مدِ متصل، مدِ منفصل، مدِ لازم، مد عارض، مدِ لین لازم، مد لین عارض، ان سب کی تعریفیں متن میں آئیں گی۔ محل مد دو ہیں: حروفِ مدہ، حروفِ لین۔ حروفِ مدہ تین ہیں، الف، یا ساکن ماقبل زیر، واؤ ساکن ماقبل پیش، ان تینوں کی مثال اُوْتِیْنَا ہے۔ اُوْ واؤ مدہ کی مثال، تِیْ یا مدہ کی مثال، نَا الف مدہ کی مثال۔ حروفِ لین دو ہیں واؤ ساکن یا ساکن ماقبل زبر جیسے اَوْحَیْنَا کے اَوْ اور حَیْ میں۔ شرائط مد حروفِ مدہ ہیں یعنی الف، واؤ ساکن ماقبل پیش، یا ساکن ماقبل زیر۔ سبب دو ہیں ہمزہ سکون۔ وجوہِ مد تین ہیں قصر، توسط، طول۔ کیفیت مد دو ہیں، توسط، طول۔ مقدار مد پانچ ہیں، پانچ الف، چار الف، تین الف، ڈھائی الف، دو الف۔ احکام مد تین ہیں، لازم، واجب، جائز۔ مد لازم میں لازم، مد متصل میں واجب، بقیہ میں جائز۔

فائدہ: مدِ متصل اور منفصل میں صرف توسط ہے اور توسط کی مقدار چار الف[1] ہے۔

⑰ حرفِ مد کے بعد سکون[2] لازم ہو تو مدِ لازم[3] کہتے ہیں جیسے آٰلْـٰٔنَ اس میں صرف طول ہے، طول کی مقدار پانچ الف ہے۔

تَنْبِیْہ: حرفِ مد کے بعد سکون دوسرے کلمہ میں ہو تو حرفِ مد گر جائے[4] گا، جیسے قَالَ الْحَمْدُ، قَالُوا الْحَمْدُ وغیرہ۔

⑱ حرفِ مد کے بعد سکونِ[5] عارض ہو تو مدِ عارض کہتے ہیں جیسے نَسْتَعِیْنُ وغیرہ۔ اسمیں طول، توسط، قصر تینوں وجہ جائز ہیں لیکن اس توسط کی مقدار تین الف[6] ہے

تَنْبِیْہ: ایک قسم کے کئی مد جمع ہوں تو پڑھنے میں سب کو برابر ادا کرنا چاہیئے اور کئی قسم کے مد جمع ہوں تو ضعیف کو قوی پر ترجیح[7] نہ دینا چاہیئے۔

فائدہ: اگر مدِ متصل پر وقف کیا جائے تو سکون کی وجہ سے طول، توسط جائز ہے، لیکن قصر اس وجہ سے جائز نہیں کہ مدِ متصل کا توسط ادا[8] نہ ہوگا جیسے اَلسُّفَهَآءُ وغیرہ۔

---

[1] مقدارِ توسط ڈھائی الف اور دو الف بھی ہے۔

[2] جو پہلے سے ساکن ہو وصلاً و وقفاً دونوں حالتوں میں باقی رہے۔

[3] مدِ لازم کی چار قسمیں ہیں کلمی مثقل، کلمی مخفف، حرفی مثقل، حرفی مخفف۔ اگر کلمہ میں حرفِ مد کے بعد تشدید ہو تو اسے کلمی مثقل کہتے ہیں جیسے اَلْحَآقَّةُ، اگر محض سکون ہو تو کلمی مخفف کہیں گے جیسے آٰلْـٰٔنَ، اگر حروفِ مقطعات میں حرفِ مد کے بعد تشدید ہو تو حرفی مثقل کہیں گے جیسے الۤمّۤ کے لام میں، اگر محض سکون ہو تو اسے حرفی مخفف کہیں گے جیسے قۤ، ان چاروں میں طول ہوگا طول کی مقدار پانچ الف تو ہے ہی تین الف بھی جائز ہے جبکہ متصل منفصل کی مقدار اس سے کم یعنی ڈھائی یا دو الف کریں۔

[4] اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے مگر وقف میں باقی رہے گا۔

[5] جو وقفاً ساکن کیا جاتا ہو وہ سکونِ عارض ہے۔

[6] توسط کی مقدار دو الف بھی ہے جبکہ طول کی مقدار تین الف ادا کریں۔ مدِ عارض میں طول اولیٰ ہے۔

[7] مثلاً مدِ لازم کی مقدار کو مدِ متصل کی مقدار سے کم کرنا، مدِ متصل کی مقدار کو مدِ منفصل کی مقدار سے کم کرنا، مدِ منفصل کی مقدار کو مدِ عارض کی مقدار سے کم کرنا، مدِ عارض کو مدِ لین کی مقدار سے کم کرنا جائز نہیں ہاں اسکا برعکس جائز ہے۔

[8] کیونکہ اس کا ہمزہ اصلی ہے اور اس پر سکون عارض ہے تو قصر کرنے سے اصلی کا لغو کرنا اور عارض کا باقی رکھنا لازم آئے گا۔

۱۹ حرفِ لین کے بعد سکون[1] آنے سے طول، توسط، قصر تینوں وجہ جائز ہیں۔

فائدہ۔ مخرج اور صفاتِ لازمہ کے ساتھ حرف ادا کرنے کو اظہار[2] کہتے ہیں۔

۲۰ لام تعریف[3] کے بعد اِبۡغِ حَجَّكَ وَخَفۡ عَقِيۡمَهٗ[4] میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا جیسے وَالۡجَارِ وغیرہ ورنہ ادغام[5] ہوگا۔

۲۱ میم ساکن کے بعد میم[6] اور باء کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اظہار[7] ہوگا جیسے اَمۡوَالُ وغیرہ۔

۲۲ نون[8] ساکن اور تنوین کے بعد حرفِ حلقی آئے تو اظہار ہوتا ہے جیسے اَنۡهٰرُ وغیرہ

فائدہ۔ نون[9] ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر پڑھنے کو اِقلاب کہتے ہیں۔

---

[1] سکون اصلی ہو یا عارضی، اگر اصلی ہوگا تو اسکو مدِ لین لازم کہیں گے جیسے سورۂ مریم میں كٓهٰيٰعٓصٓ کے عین میں، اگر عارض ہو تو مدِ لین عارض کہیں گے جیسے خَيۡرٌ، خَوۡفٌ، مدِ لین لازم میں طول اولیٰ ہے، مدِ لین عارض میں قصر اولیٰ ہے۔ [2] اظہار تجوید کا ایک جزء ہے۔ تجوید میں اصل اظہار ہے اسکو بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ حرف ادا کرنے کے ساتھ ہی یہ صفت ادا ہو جاتی ہے بیان صرف اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ اخفاء اقلاب ادغام سمجھ میں آجائیں کیونکہ یہ تینوں قواعد اظہار ہی کے مقابلے میں بولے جاتے ہیں۔

[3] یہ اسماء پر ہی آتا ہے، ہمزہ وصلی کے ساتھ آتا ہے، الف کے علاوہ تمام حروف پر داخل ہوتا ہے کیونکہ الف کلمہ کے شروع میں نہیں آتا، اسی طرح نون ساکن، تنوین اور میم ساکن کے بعد بھی الف نہیں آتا لہٰذا الف کو ان حرفوں کے بعد آنے سے ہر جگہ مستثنیٰ سمجھیں۔ [4] ان حرفوں کو حروفِ قمریہ کہتے ہیں اور جن حروف میں لام تعریف کا ادغام ہوگا انہیں حروفِ شمسیہ کہتے ہیں جیسے اَلشَّمۡسُ وغیرہ، اسکے یعنی حروف میں حروفِ قمریہ کے علاوہ سب شمسیہ ہیں۔ [5] حروفِ شمسیہ آنے پر ادغام ہوگا جیسے اَلثَّاقِبُ وغیرہ، حروفِ قمریہ کو قمریہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اَلۡقَمَرُ میں لام تعریف کا اظہار ہوا ہے، حروفِ شمسیہ کو شمسیہ اس لئے کہتے ہیں کہ الشمس میں لام تعریف کا ادغام ہوا ہے، ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے نام پڑ جاتا ہے۔ [6] میم آئے تو ادغام ہوگا جیسے مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ، باء آئے تو اخفاء ہوگا جیسے اَمۡ بِهٖ۔ [7] خواہ ایک کلمہ میں جیسے تَمۡسُوۡنَ یا دو کلموں میں جیسے عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ اظہار ہوگا اسکو اظہارِ شفوی کہتے ہیں۔ [8] نون ساکن اور تنوین میں رسماً اور اسماً فرق ہے، ادائیگی میں بالکل نون ساکن کے مثل ہے۔ [9] نون ساکن خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے يَنۡهَوۡنَ

باقی اگلے صفحہ پر

㉓ نونِ ساکن اور تنوین کے بعد با آئے تو اقلاب[1] ہوگا جیسے مِنۢ بَعۡدِ وغیرہ

㉔ نون ساکن اور تنوین کے بعد یَرۡمَلُوۡنَ میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام[2] ہوگا جیسے مَنۡ یَّقُوۡلُ وغیرہ۔

㉕ نون ساکن اور تنوین کو پوشیدہ اور میم ساکن کے ضعیف کرنے کو اخفاء[3] کہتے ہیں

㉖ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ حلقی اور حروف یَرۡمَلُوۡنَ کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اخفاء[4] ہوگا جیسے مَنۡ کَانَ وغیرہ۔

㉗ میم ساکن کے بعد بار آئے تو اخفاء[5] ہوگا جیسے اَمۡ بِہٖ وغیرہ۔

فائدہ: پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغام[6] کہتے ہیں۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے) یا دو کلموں میں ہو جیسے مَنۡ اٰمَنَ اظہار ہوگا، تنوین کا اظہار دو کلموں میں ہوتا ہے ایک کلمہ کے درمیان تنوین آتی ہی نہیں اسلئے کہ تنوین کلمہ کے آخر میں آتی ہے۔ • اقلاب اس وجہ سے ہوتا ہے کہ نون ساکن اور تنوین کو غنہ کے ساتھ اظہار کرنے میں دونوں ہونٹ کو اختلافِ مخرج کی وجہ سے جدا کرنا مشکل پڑتا ہے، اقلاب کرنے میں اتحادِ مخرج کی وجہ سے یہ ثقل دور ہوجاتا ہے اور ادا کرنے میں دونوں ہونٹ مل جاتے ہیں جسکی وجہ سے غنہ کرنے میں سہولت ہوجاتی ہے۔ اقلاب کے بعد اخفاء اس وجہ سے ہوتا ہے کہ نون ساکن اور تنوین کی جگہ میم ساکن آجاتی ہے تو اب میم ساکن کا قاعدہ جاری کیا جائے گا۔

[1] خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے یَنۢبَعِثُ یا دو کلمہ میں جیسے مِنۢ بَعۡدِ تو اقلاب ہوگا۔

[2] اسکے لئے دو کلموں کا ہونا شرط ہے ایک کلمہ میں ہو تو ادغام نہیں ہوگا جیسے دُنۡیَا وغیرہ۔ ادغام کی تعریف متن میں آئے گی، لام اور را میں ادغام بلا غنہ اور واؤ یا نون اور میم میں ادغام باغنہ ہوگا۔

[3] نون ساکن اور تنوین کے اخفاء کو اظہار و ادغام کی درمیانی حالت سے ادا کریں اور نون ساکن و تنوین اپنے مخرج سے ادا نہ ہو، میم ساکن کے اخفاء میں دونوں ہونٹوں کی خشکی کو نہایت نرمی کے ساتھ ملا کر ادا کریں اور اسکو اپنے مخرج سے ادا کریں مگر ضعیف۔ • [4] خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے فَاَنۡتُمۡ یا دو کلموں میں ہو جیسے مَنۡ کَانَ تو اخفاء ہوگا۔

[5] اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں۔

[6] ادغام کی دو قسمیں ہیں، ادغام کبیر اور ادغام صغیر، مدغم اور مدغم فیہ دونوں متحرک ہوں تو ادغام کبیر کہتے ہیں، مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو تو ادغام صغیر کہتے ہیں۔ امام حفص علیہ الرحمہ کی روایت میں اسی سے

ادغام میں مدغم[1] اور مدغم فیہ ایک ہی حرف ہو تو اس کو ادغام مثلین[2] کہیں گے اور اگر دونوں حرف کا مخرج ایک ہی ہو تو اس کو متجانسین کہیں گے ورنہ متقاربین کہیں گے۔

(28) مثلین کا پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام[3] ہوگا جیسے مَالِيَهْ هَّلَكَ وغیرہ

(29) متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہو تو حرف باء کا میم میں تاء کا دال وطاء میں ثاء کا ذال میں، دال کا تاء میں، ذال کا ظاء میں اور طاء کا تاء میں ادغام[4] ہوگا۔

(30) متقاربین کا پہلا حرف ساکن ہو تو قاف کا کاف میں اور لام کا راء میں ادغام[6] ہوگا۔

(31) جب نون ساکن اور تنوین یا میم ساکن کا اخفا کیا جائے یا ادغام کیا جائے یا نون میم مشدد ہوں تو ایک الف کے برابر[7] غنہ کرنا چاہیئے۔

فائدہ:- تنوین کے بعد کوئی ساکن حرف آئے تو تنوین نونِ ساکن کو ایک زیر دے کر پڑھنا[8] چاہیئے جیسے قَدِيْرُنِ الَّذِيْ وغیرہ۔

---

[1] مدغم، جس کو ملایا جائے۔ مدغم فیہ، جس میں ملایا جائے۔

[2] مثلین، متجانسین، متقاربین یہ مدغم کی قسمیں ہیں باعتبار محل و مخرج، کیفیت کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں ادغام تام، ادغام ناقص، مدغم کی صفت باقی نہ رہے تو اسے ادغام تام کہتے ہیں اگر باقی رہے تو ادغام ناقص کہیں گے۔ [3] ہر جگہ ہوگا۔

[4] صرف انہیں حرفوں میں ہوگا جو بیان کئے گئے ہیں، ادغام متجانسین میں ہر جگہ تام ہوگا صرف طاء کا تاء میں ناقص ہوگا۔ [5] قاف کا کاف میں ادغام ناقص اور تام دونوں ہوگا مگر تام اولیٰ ہے۔

[6] ادغام متقاربین صرف قاف کا کاف میں، لام کا راء میں، نون ساکن اور تنوین کا حروف یرملون میں لام تعریف کا لام کے علاوہ حروف شمسیہ میں ہوگا۔

[7] مخفی اور ادغام ناقص کی حالت میں غنہ حرف فرعی ہوجاتا ہے اور نون میم مشدد میں غنہ خوب اچھی طرح ظاہر کرنا چاہیئے۔ [8] اجتماع ساکنین کی وجہ سے دونوں کی ادائیگی مشکل ہے اس وجہ حرکت دی جاتی ہے۔

فائدہ:- جب دو[1] ہمزہ جمع ہوں تو دونوں کو خوب صاف ادا کرنا[2] چاہیئے۔ اس کو تحقیق کہتے ہیں لیکن ءَاَعْجَمِیٌّ[3] کے دوسرے ہمزہ کو اس طرح ادا کیا جائے کہ ہمزہ میں جھٹکا نہ ہو، اس کو تسہیل[4] کہتے ہیں۔

فائدہ:- وقف[5] کرتے وقت سانس اور آواز دونوں بند کر دیں[6] اور صرف متحرک کو ساکن کر دیں اور تاء مدورہ ہو تو اسے ہائے[7] ساکنہ سے اور اگر آخر میں دو زبر ہوں تو الف[8] سے بدل دیں۔

ھِدَایت

جب تجوید کے ضروری قاعدے یاد ہو جائیں تو پڑھنے والے کو

---

[1] جیسے ءَاَنْذَرْتَھُمْ، ءَاِذَا، ءَاُنْزِلَ وغیرہ۔

[2] یعنی حرف اپنے ہی مخرج سے صاف صاف ادا کرنا چاہیئے۔

[3] صرف اسی کلمہ میں حضرت امام حفص علیہ الرحمۃ کے نزدیک تسہیل واجب ہے، اس کے علاوہ چھ جگہ تین کلموں میں تسہیل جائز ہے اور وہ یہ ہیں ءَآللّٰہ دو جگہ، ءَآلْئٰنَ دو جگہ، ءَآلذَّکَرَیْنِ دو جگہ، مگر تسہیل سے ابدال بہتر ہے۔

[4] یعنی ہمزہ کو ہمزہ اور الف کے مخرج کے درمیان سے ادا کریں۔

[5] یعنی آخر کلمہ پر سانس اور آواز توڑ کر بقدر ضرورت ٹھہرنا اسکو وقف کہتے ہیں۔

[6] اس کو وقف بالاسکان کہتے ہیں جیسے تَعْمَلُوْنَ سے یَعْمَلُوْنْ وغیرہ۔

[7] اس کو وقف بالابدال کہتے ہیں جیسے رَحْمَةٌ سے رَحْمَہْ وغیرہ

[8] الف لکھا ہوا ہو جیسے عَلِیْمًا سے عَلِیْمَا وغیرہ یا نہ لکھا ہو جیسے جُفَآءً سے جُفَآءَا وغیرہ اس کو بھی وقف بالابدال کہتے ہیں، اور اگر جس کلمہ پر وقف کیا جائے وہ متحرک نہ ہو اور نہ تاء مدورہ اور نہ دو زبر ہوں تو اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیں اسکو وقف بالسکون کہتے ہیں جیسے فَلَا تَقْهَرْ، لَا تَنْهَرْ وغیرہ۔

چاہیئے کہ وقف اور رسم قرآنی کے ضروری قواعد[1] جامع الوقف اور معرفۃ الرسوم سے معلوم کریں۔

اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو تکمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہِ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

تمّت[2]

احقر ابن[3] ضیاء محب الدین احمد عفی عنہ
۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ بروز جمعہ

---

[1] کیونکہ روایتِ حفص علیہ الرحمہ میں تین علموں کا جاننا بہت ضروری ہے علمِ تجوید علمِ وقف اور علمِ رسم، بغیر ان علموں کے روایتِ حفص مکمل نہیں ہو سکتی ہے مقری کو چاہیئے کہ جب تک طلباء علمِ تجوید کے ساتھ ساتھ علمِ وقف و علمِ رسم کو نہ سیکھ لیں اس وقت تک ان کو اجازت و سند نہ دیں۔

[2] بحمدہٖ تعالیٰ یہاں پہنچ کر حاشیہ بھی تمام ہوا یارب العالمین! جس طرح اس کے متن کو مقبولیت حاصل ہوئی اسی طرح اسی متن کے صدقہ و طفیل میں اس حاشیہ کو مقبولِ انام بنائیے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم۔

[3] آپ امام القراء حضرت قاری مقری ضیاء الدین احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں (قاری عصام الدین و قاری مستجاب الدین صاحب یہ دونوں بڑے بھائی تھے) اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ و استاذ الاساتذہ حضرت قاری عبد الرحمٰن مکی علیہ الرحمہ سے مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں تجوید و قرأت کی تعلیم حاصل کی اور پھر اسی مدرسہ سبحانیہ میں مسندِ تدریس پر فائز ہو گئے تھے۔ پھر اس کے بعد تجوید الفرقان شہر لکھنؤ تشریف لائے۔ عرصۂ دراز تک

تجوید الفرقان میں مسند صدارت پر فائز ہیں، وہیں پر احقر نے بھی تین سال حضرت کی خدمت میں رہ کر قرأت کا مکمل کورس (قرأت عشرہ) کیا۔ حضرت نے بہت محبت و شفقت سے پڑھایا، ساتھ ہی ساتھ برابر دعائیں بھی فرماتے رہتے تھے، یہ سب حضرت کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔

فی الحال مرکزی دار القرأت پاٹا نالہ بستی شہر لکھنؤ کے سرپرست ہیں، یہ حضرت کے صاحبزادے برادر مکرم حضرت قاری احمد ضیاء صاحب قبلہ فاضل جامع ازہر (مصر) کے زیر اہتمام چل رہا ہے، بلکہ بھائی صاحب ہی اس کے بانی بھی ہیں۔ حضرت از حد کمزور ہو گئے ہیں، مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ و طفیل میں حضرت کا سایہ تمام قاریوں کے سروں پر تادیر قائم رکھے، آمین ثم آمین۔

ان شاء اللہ حضرت کی سوانح عمری جامع الترتیل میں تحریر کروں گا۔

احمد جمال القادری

۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۴۲۰ھ بروز اتوار
خادم القراء جامعہ نعیمیہ، شہر مرادآباد

* * *

ہماری مطبوعات

شرح نور الایضاح

تنویر المرائت شرح ضیا القرائت

تلخیص المنطق

مکمل کورس روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ

فاروقیہ بکڈپو

۴۲۲/ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

فاروقیہ بکڈپو کی درسی مطبوعات

جلالین شریف	مُلا حسن	مفتاح التہذیب
بخاری شریف جلد اول	شرح عقائد	شرح شرح التہذیب
بخاری شریف جلد ثانی	اصولُ الشاشی	جواہر المنطق
مسلم شریف جلد اول	دیوانِ متنبی	عمدۃ الفرائض
مسلم شریف جلد ثانی	نورُ الایضاح	مرقات
مشکوۃ شریف	مناظرہ رشیدیہ	گلزارِ دبستاں
موطا امام محمد شریف	فصول اکبری	پند نامہ
ہدایہ اولین	شرح تہذیب	فیض الادب اول
ہدایہ آخرین	کافیہ	فیض الادب ثانی
شرح جامی	ہدایۃ النحو	میزانُ الصرف
شرح وقایہ اول	شرح مأۃ عامل	چہل سبق
شرح وقایہ ثانی	پنج گنج	فارسی قاعدہ تسہیل المصادر
نورُ الانوار	علم الصیغہ	فارسی کی پہلی
بیضاوی شریف	نحو میر فارسی حاشیہ	فارسی کی دوسری
قطبی	نحو میر اردو حاشیہ	کریما سعدی
قُدوری	عروس الادب	نامِ حق
کتابُ التعلیلی	بشریٰ شرح صغریٰ	قرأت حفص کا مکمل کورس

فاروقیہ بکڈپو
۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶